مطبوعات

REVOLUTIONARY STRATEGY FOR NATIONAL DEVELOPMENT

قومی ترقی کے لیے ایک انقلابی اقدام

تالیف: جناب ابراہیم احمد بھاوانی۔
شائع کردہ: پرنٹ باؤنڈ لمیٹڈ-۹ رسل چیمبرز
بری پلیس-لندن WC1-A 2JS.

صفحات ۸۶-

اسے ملکی معیشت کے لیے ایک نیک فال کہا جا سکتا ہے کہ اس ملک کے بعض صنعت کاروں نے جو صنعتی ترقی کے میدان میں وسیع تجربہ رکھتے ہیں ملک کے اقتصادی مسائل پر اظہار خیال شروع کیا ہے اسی سلسلے میں پہلے جناب یوسف حسین شیرازی کی چند فکر انگیز کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن کا ترجمان القرآن میں تعارف بھی کرایا جا چکا ہے۔ جناب ابراہیم بھاوانی کی زیر تبصرہ تالیف بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے۔ بلکہ ایک اعتبار سے وہ اس موضوع پر بعض دوسری تصنیفات پر نمایاں فوقیت رکھتی ہے۔ فاضل مصنف نے اپنی تصنیف کا آغاز اس بدیہی حقیقت کے اعتراف سے کیا ہے، وہ اوّل و آخر مسلمان ہیں اور اس لیے تمام مسائل کا دینی نقطۂ نظر سے جائزہ لینا چاہتے ہیں، اس لیے اُن کے جائزے میں وہ معروضیت پیدا نہیں ہو سکتی جو ریاضی میں نظر آتی ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ پاکستانی معیشت کے بارے میں آج تک جس قدر کتب لکھی گئی ہیں اُن میں یہ کتاب منفرد حیثیت کی حامل ہے کیونکہ اس میں اُن اصولوں کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے جو اسلام معیشت کے دائرے میں پیش کرتا ہے۔

پھر اس کتاب کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھاوانی صاحب مغرب کے مقلد نہیں۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ معاشی خوشحالی کی دو ہی صورتیں ممکن ہیں، یا مغربی سرمایہ داری کی تقلید یا اشتراکیت کی پیروی۔ ان دو صورتوں کے علاوہ معاشی ترقی کی کوئی تیسری صورت

ہمارے معیشت دانوں کو کم ہی نظر آتی ہے بھاوانی صاحب نے اس مفروضہ کا دلائل کے ساتھ ابطال کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہمارے معاشی استحکام کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم مغرب کے پامال راستوں کو چھوڑ کر اسلام کی روشنی میں ترقی کے خطوط متعین کریں۔ اگر یہ حقیقت پسندانہ طرزِ عمل اختیار نہ کیا گیا تو پاکستان میں صورتِ احوال کی اصلاح کسی طرح بھی ممکن نہیں۔

اس کے علاوہ فاضل مصنّف نے اشتراکیت اور سرمایہ داری پر بھی بحث کی ہے اور اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ اسلام کے ساتھ ان کی پیوند کاری پاکستان کو تباہی کی طرف لے جانے والی ہے بھاوانی صاحب اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں اشتراکیت کا مخالف ہوں مگر میں مغرب کی مادہ پرستانہ سرمایہ داری کا بھی اتنا ہی دشمن ہوں (جتنا کہ اشتراکیت کا)۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں نظام مغرب کی ملحدانہ تہذیب کے بطن سے پیدا ہوئے ہیں اور اس بنا پر ایک تصویر کے ہی دو رُخ پیش کرتے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق تو سچے مسلمان کو ساری مغربی تہذیب کا باغی ہونا چاہیے۔ مغربی سرمایہ داری کے لیے میری نفرت کسی طرح بھی کم نہیں۔" ص ۱۰

اس کتاب میں معاشی تجربوں کے ساتھ ساتھ ایمان کی حرارت بھی محسوس کی جاتی ہے بھاوانی صاحب کے بعض خیالات سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے لیکن اسے محض اس بنا پر رد نہیں کرنا چاہیے کہ اس کا مصنف اس ملک کا بہت بڑا صنعت کار رہا ہے۔ سچائی جہاں سے بھی ملے اُسے قبول کرنے میں متامل نہ ہونا چاہیے۔

معیارِ طباعت نہایت اونچا ہے۔ قیمت درج نہیں۔

مافی الضمیر | تالیف جناب سید ضمیر جعفری۔ قیمت ۵۰ء۴ روپے۔ صفحات ۱۴۴۔ ناشر: مکتبۂ اردو ڈائجسٹ۔ لاہور۔

کتاب کے مصنف شعر و ادب کی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اُن کے دو مجموعہ ہائے کلام جزیروں کے گیت اور لہو ترنگ شائع ہو کر اہلِ علم سے خراجِ تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ مگر یہ دونوں مجموعے ان کی سنجیدہ شاعری کے نمونے ہیں۔

مانی الضمیر ضمیر صاحب کا پہلا مزاحیہ مجموعہ کلام ہے۔ ضمیر صاحب کا شاعرانہ کمال یہ ہے کہ اُن کی مزاح کسی طرح بھی طنز کے سانچوں میں نہیں ڈھلنے پاتی اور اُس کی شگفتگی اور لطافت شروع سے آخر تک برابر قائم رہتی ہے۔ قاری اُن کے کلام میں نہ تو ناصح کی وحشت محسوس کرتا ہے اور نہ کسی طنز نگار کی چوٹ، بلکہ یوں احساس ہوتا ہے کہ شبنم کے قطرے انسان کے دل و دماغ پر گر کر اُس کے ضمیر کو بیدار کر رہے ہیں۔

معیارِ کتابت و طباعت بڑا عمدہ ہے۔

پیشے اور اُن کا انتخاب | تالیف پروفیسر ریاض حسین ایم۔ اے۔ ملنے کا پتہ آر۔ این پبلیکیشنز۔ ۴۷ پی گلبرگ، لاہور۔ صفحات ۱۴۴۔ قیمت ۵۰ء۴ روپے۔

ہمارے ملک میں مختلف پیشوں کے انتخاب کے لیے کوئی ایسی کتاب نہیں جس سے رہنمائی حاصل کی جاسکے۔ زیرِ تبصرہ کتاب نے اس خلا کو نہایت اچھے طریقے سے پُر کیا ہے۔ اس میں مختلف پیشوں اور مقابلے کے امتحانات کے بارے میں قابلِ اعتماد معلومات یکجا کر دی گئی ہیں۔

مسئلہ کشمیر | تالیف: جناب ممتاز احمد صاحب۔ شائع کردہ: المحراب، سمن آباد۔ لاہور۔ قیمت: ۵۰ء۱۲ روپے۔ صفحات ۳۹۳۔

کتاب کے فاضل مصنف نے بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ کشمیر کے مسئلے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا ہے اور پھر اسے بڑے سلیقے کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کتاب سات حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں کشمیر کے تاریخی پس منظر کو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں الحاق کی سازش کے مختلف پہلوؤں پر نہایت جچے تلے انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے، تیسرے حصے میں اس مسئلہ کے بارے میں اقوامِ متحدہ کی بے حسی اور بد دیانتی کی وضاحت کی گئی ہے۔ چوتھے حصے میں ان کوششوں کا ذکر ہے جو اس مسئلے کے حل کرنے کے لیے مذاکرات کی صورت میں کی گئیں۔ پانچواں حصہ جو فکری اعتبار سے اس کتاب کی جان ہے اس میں بھارت کے موقف کا بڑے علمی انداز سے جائزہ لیکر یہ بتایا گیا ہے کہ بھارت کا کشمیر پر غاصبانہ قبضہ قانون، انصاف اور اخلاق کی رُو سے کسی طرح بھی جائز نہیں۔ چھٹے باب میں مصنف نے مسئلہ کشمیر کی حقیقی نوعیت بیان کرتے ہوئے اس امر کی صراحت کی ہے کہ کشمیر پر

بھارت کے قبضے کا اصل مقصد دو قومی نظریے کو شکست دینا ہے۔ اس ضمن میں فاضل مصنف نے جیوتی بھوشن داس گپتا کی کتاب سے یہ اقتباس بھی نقل کیا ہے:۔

"اگر کشمیر پاکستان کے ہاتھ سے جاتا ہے تو یہ دراصل نظریہ پاکستان کی شکست ہو گی۔ پھر اس کے بعد ایک آزاد ریاست کی حیثیت سے پاکستان کے وجود کے خاتمے میں کچھ زیادہ وقت نہیں لگ گا۔"

خود مصنف اس مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے بجا طور پر فرماتے ہیں:۔

"کشمیر ہمارے لیے کسی تنازعے یا جھگڑے کا نام نہیں ہے جسے کسی عدالت میں پیش کر کے اس پر فیصلہ کرا لیا جائے یا اس سے متعلق کم و بیش پر لین دین کر کے اسے ختم کر دیا جائے، یہ دراصل دو مختلف نظریۂ حیات کا تصادم ہے۔"

(ص ۳۵۳-۳۵۴)

یہ کتاب ادارۂ معارفِ اسلامی کراچی کی زیرِ نگرانی تیار کی گئی ہے۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے اس پر نظرِ ثانی فرمائی ہے۔ یہ تصنیف ہر لحاظ سے قابلِ قدر ہے۔ ہم ادارۂ معارفِ اسلامی کی اس پیش کش پر ادارے، فاضل مصنف اور ناشرین کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اس کے مطالعہ کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔